اس سبق میں ہم بھارت چھوڑو تحریک، خفیہ تحریک اور آزاد ہند فوج کی کارکردگی کا مطالعہ کریں گے۔

۱۹۳۵ء کا قانون : اس قانون کی رو سے بھارت میں انگلستان کے زیرِ اقتدار صوبے اور دیسی ریاستوں کو ملا کر ایک وفاقی حکومت قائم کرنا طے پایا۔ اس کے مطابق برطانوی اقتدار والے صوبوں کا نظم ونسق بھارتی نمائندوں کو دیا جانے والا تھا۔ وفاقی حکومت میں شامل ہونے کے بعد دیسی ریاستوں کی خود مختاری ختم ہوجاتی اس لیے دیسی حکمرانوں نے اس میں شامل ہونے سے انکار کردیا۔ اس وجہ سے وفاقی حکومت کے منصوبے پر عمل نہ ہوسکا۔

صوبائی وزارتی مجلس : ۱۹۳۵ء کے قانون سے اِنڈین نیشنل کانگریس مطمئن نہیں تھی۔ اس کے باوجود اس نے اس قانون کے تحت ہونے والے صوبائی قانون ساز مجلسوں کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ ۱۹۳۷ء میں ملک کے گیارہ صوبوں میں انتخابات ہوئے جن میں آٹھ صوبوں میں بھارتی قومی جماعت کو اکثریت حاصل ہوئی اور ان کی کابینہ (وزرا کونسل) برسرِ اقتدار آئی۔ بقیہ تین صوبوں میں کسی بھی پارٹی کو واضح اکثریت نہ ملنے کی وجہ سے ملی جلی کابینہ بنائی گئی۔

اِنڈین نیشنل کانگریس کی کابینہ نے سیاسی قیدیوں کی رہائی، بنیادی صنعتی تعلیم، دلتوں کی فلاح کے لیے تدابیر، شراب بندی اور کسانوں کے لیے قرض کے خاتمے کا قانون جیسے فلاحی کام کیے۔

کرپس منصوبہ : دوسری عالمی جنگ میں برطانیہ نے جاپان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا۔ جاپانی فوجیں بھارت کی مشرقی سرحد تک آ پہنچیں۔ برطانیہ کو محسوس ہونے لگا کہ اگر جاپان نے بھارت پر حملہ کردیا تو جوابی کارروائی کے لیے بھارتیوں کا تعاون ضروری ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر برطانیہ کے وزیرِ اعظم وِنسٹن چرچل نے اسٹیفورڈ کرپس کو بھارت روانہ کیا۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں انھوں نے بھارت کے متعلق ایک منصوبہ بھارتی عوام کے سامنے پیش کیا لیکن اس منصوبے سے کوئی بھی سیاسی پارٹی مطمئن نہیں تھی۔ اس منصوبے میں مکمل آزادی کے مطالبے کا واضح تذکرہ نہ ہونے کی وجہ سے اِنڈین نیشنل کانگریس نے بھی اسے رد کردیا۔ کرپس منصوبے میں قیامِ پاکستان کا بھی تذکرہ نہیں تھا اس لیے مسلم لیگ نے بھی اسے نامنظور کردیا۔

دوسری عالمی جنگ اور بھارتی قومی جماعت : ۱۹۳۹ء میں یورپ میں دوسری عالمی جنگ چھڑ گئی۔ اس وقت کے وائسرائے لارڈ لِن لِتھگو نے اعلان کیا کہ انگلستان کے ساتھ بھارت بھی اس جنگ میں شریک ہے۔ انگلستان کا دعویٰ تھا کہ وہ یورپ میں جمہوریت کی بقا کے لیے لڑ رہا ہے۔ اِنڈین نیشنل کانگریس نے مطالبہ کیا کہ اگر اس کا دعویٰ سچا ہے تو وہ بھارت کو فوراً آزاد کردے۔ انگلستان نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کردیا اس لیے نومبر ۱۹۳۹ء میں اِنڈین نیشنل کانگریس کے صوبائی وزرا کونسل نے استعفیٰ دے دیا۔

بھارت چھوڑو تحریک : کرپس منصوبے کے بعد نیشنل کانگریس نے حصولِ آزادی کے لیے زبردست تحریک چلانے کا عہد کیا۔ وردھا کے مقام پر ۱۴؍ جولائی ۱۹۴۲ء کو قومی جماعت کی مجلسِ عاملہ نے قرارداد منظور کی کہ انگریز حکومت ختم کرکے بھارت کو آزاد کیا جائے۔ اِنڈین نیشنل کانگریس نے یہ تنبیہ بھی دی کہ اگر یہ مطالبہ نامنظور ہوا تو وہ بھارت کی آزادی کے لیے پرامن طریقے سے زبردست تحریک شروع کرے گی۔

بھارت چھوڑو قرارداد : ۷؍ اگست ۱۹۴۲ء کو ممبئی کے گوالیا ٹینک میدان (موجودہ کرانتی میدان) میں اِنڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ وردھا میں قومی جماعت کی مجلسِ عاملہ نے قرارداد منظور کی تھی کہ انگریزوں کو بھارت چھوڑ کر چلے جانا چاہیے۔ اس قرارداد

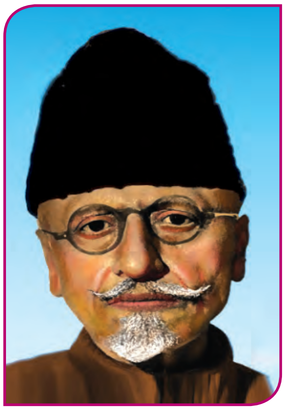

مولانا ابوالکلام آزاد

کو اس اجلاس میں منظوری دی جانے والی تھی۔ ۸/ اگست کو پنڈت جواہر لال نہرو کی پیش کردہ قرارداد 'بھارت چھوڑو' اکثریت کے ساتھ منظور کی گئی۔ گاندھی جی کی قیادت میں عدم تشدد پر مبنی ملک گیر تحریک شروع کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ گاندھی جی نے کہا کہ ''آپ میں سے ہر مرد اور عورت اسی وقت سے اپنے آپ کو آزاد سمجھے اور آزاد بھارت کے شہریوں کی حیثیت سے برتاؤ کرے۔...ہم یا تو بھارت کو آزاد کرائیں گے یا اس عظیم جدوجہد میں اپنی جان قربان کردیں گے۔'' گاندھی جی نے عوام کو 'کریں گے یا مریں گے' کے جذبے سے قربانی کے لیے ڈٹ جانے کا ولولہ انگیز پیغام دیا۔

عوامی تحریک کا آغاز : اِنڈین نیشنل کانگریس کے اہم رہنماؤں کی گرفتاری کی خبر ملک بھر میں پھیل گئی۔ مشتعل عوام نے جگہ جگہ جلوس نکالے، پولس نے عوام پر لاٹھیاں اور گولیاں برسائیں، پھر بھی لوگ خوف زدہ نہیں ہوئے۔ برطانوی حکومت کے جبر و استبداد کی علامت سمجھے جانے والے قیدخانے، پولس اسٹیشن اور ریلوے اسٹیشن جیسے مقامات پر مظاہرین نے حملے کیے۔ سرکاری دفتروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مہاراشٹر کے چمور، آشٹی، پاولی، مہاڑ اور گارگوٹی وغیرہ گاؤوں کے بچوں اور بوڑھوں نے جس عزم و حوصلے اور طاقت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا وہ ناقابلِ فراموش ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شریش کمار

بچوں کی بہادری...

جنگِ آزادی کی جدوجہد میں اسکول کے طلبہ نے بھی قربانیاں پیش کیں۔ نندوربار میں اسکولی طلبہ نے شریش کمار کی قیادت میں ترنگے پرچم کے ساتھ جلوس نکالا اور وندے ماترم کے نعرے لگائے۔ پولس والوں نے غصّے میں آ کر چھوٹے بچوں پر بھی گولیاں برسائیں۔ اس فائرنگ میں شریش کمار، لال داس، دھن سکھ لال، ششی دھر اور گھنشیام نامی طلبہ شہید ہوئے۔

خفیہ تحریک : ۱۹۴۲ء کے آخر میں اس عوامی تحریک نے ایک نیا موڑ لیا۔ تحریک کی قیادت نوجوان سوشلسٹ رہنماؤں کے ہاتھ آ گئی۔ جے پرکاش نارائن، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا، چھوٹو بھائی پرانک، اچیوت راؤ پٹوردھن، ارونا آصف علی، یوسف مہر علی، سچیتا کرپلانی، ایس ایم جوشی، شیرو بھاؤ لیمے، این جی گورے، یشونت راؤ چوہان، وسنت دادا پاٹل، مگن لال باگڑی، اوشا مہتا جیسے کئی رہنما پیش پیش تھے۔ ٹیلی فون کے تار کاٹنا، ریلوے کی پٹریاں اُکھاڑنا اور پل کو زمیں بوس کرنا جیسے اقدامات کے

جے پرکاش نارائن

آیئے، یہ جان لیں...

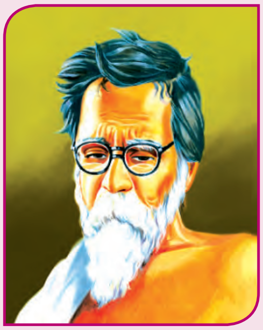

آچاریہ ونوبا بھاوے

انفرادی ستیہ گرہ : برطانوی حکومت کی جانب سے مطالبات کو مسلسل نظرانداز کیے جانے کی بنا پر نیشنل کانگریس نے جنگ مخالف تشہیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجتماعی طور پر تحریک نہ چلاتے ہوئے انفرادی طور پر خلاف ورزی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسے 'انفرادی ستیہ گرہ' کہتے ہیں۔ آچاریہ ونوبا بھاوے 'انفرادی ستیہ گرہ' کے پہلے ستیہ گرہی تھے۔ ان کے بعد تقریباً پچیس ہزار ستیہ گرہیوں نے اس میں حصہ لے کر جیل جانا پسند کیا۔

ذریعے انقلابیوں نے آمد و رفت کے ذرائع اور سرکاری نظام کو تہس نہس کردیا۔ ملک بھر میں اس تحریک کے اثرات رونما ہوئے۔ سندھ صوبے میں ہیمو کلانی نے مسلح انگریز فوج کو لے جانے والی ٹرین کے آنے کی خبر ملتے ہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریلوے پٹریاں اُکھاڑنے کی کوشش کی۔ عدالت نے اسے پھانسی کی سزا سنائی۔

ارونا آصف علی

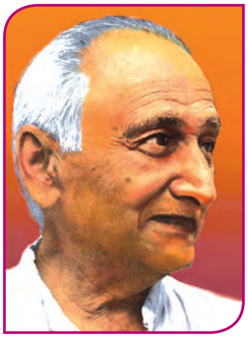
اچیوت راؤ پٹوردھن

موجودہ ضلع رائے گڑھ کے تعلقہ کرجت میں بھائی کوتوال کا ’آزاد دستہ‘ اور ناگپور کے جنرل آواری کی ’لال سینا‘ جیسی ٹولیوں نے حکومت کو کئی مہینوں تک بے انتہا پریشان کیا۔ ممبئی کے وِٹھل جویری، اوشا مہتا اور ان کے ساتھیوں نے ایک خفیہ ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جسے ’آزاد ریڈیو‘ کہا جاتا تھا۔ اس ریڈیو پر حب الوطنی کے گیت گائے جاتے۔ ملک میں جاری تحریک کی خبریں نشر کی جاتیں۔ قومی جذبہ پروان چڑھانے والی تقاریر پیش کی جاتیں جس کی وجہ سے تحریک چلانے والے عوام کو حوصلہ ملتا۔ اس طرح کے نشریاتی اسٹیشن کچھ عرصے تک کولکاتا، دلّی اور پونہ میں بھی جاری رہے۔

متوازی حکومتوں کا قیام : ملک کے چند صوبوں میں انگریز افسروں کو نکال باہر کیا گیا اور وہاں عوامی حکومتیں قائم کی گئیں۔ اسے متوازی حکومت کہتے ہیں۔ بنگال کے مدناپور، اُترپردیش کے بلیا اور اعظم گڑھ، بہار کے بھاگلپور اور پورنیا ضلعوں میں متوازی حکومتیں قائم کی گئیں۔

مہاراشٹر کے ضلع ستارا میں کرانتی سینہہ نانا پاٹل نے ۱۹۴۲ء میں برطانوی حکومت کا خاتمہ کرکے متوازی حکومت قائم کی۔

کرانتی سینہہ نانا پاٹل

کنڈل کے انقلاب میں پیش پیش جی ڈی عرف باپو لاڈ کی قیادت میں قائم کردہ طوفان سینا کے توسط سے محصول جمع کرنا، نظم ونسق برقرار رکھنا، مجرموں کو سزا دینا وغیرہ کام متوازی حکومت کے ذریعے کیے جاتے۔ اِس حکومت کے ذریعے نامزد عوامی عدالتوں کے فیصلوں کو لوگ قبول کرتے۔ ساہوکاری کی مخالفت، شراب بندی، تعلیم کا فروغ اور ذات پات کا فرق مٹانے جیسے کئی تعمیری کام اس حکومت نے انجام دیے۔ اس وجہ سے متوازی حکومت عوام کے لیے مثالی حکومت ثابت ہوئی۔

بھارت چھوڑو (چلے جاؤ) تحریک کی اہمیت : ۱۹۴۲ء کی تحریک نے ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کرلی تھی۔ حصولِ آزادی کے مقصد کی خاطر لاکھوں بھارتیوں نے قربانیاں دیں۔ بے شمار لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ احتجاجیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ انھیں قید کرنے کے لیے ملک کی تمام جیلیں ناکافی ہونے لگیں۔ سانے گروجی، راشٹر سنت تکڑوجی مہاراج وغیرہ کے حب الوطنی کے گیتوں سے مظاہرین کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اس ملک گیر تحریک کو ’اگست کرانتی‘ بھی کہا جاتا ہے۔

قومی سنت تکڑوجی مہاراج

آزاد ہند فوج : بھارت کی آزادی کے لیے نیتاجی سبھاش چندر بوس نے بھی خوب کوششیں کیں۔ بھارت کی مشرقی سرحد پر ہزاروں بھارتی فوجی انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے تیار تھے۔ یہ تمام فوجی ’آزاد ہند فوج‘ کے سپاہی تھے اور ان کے

نیتاجی سبھاش چندر بوس

قائدنیتاجی سبھاش چندر بوس تھے۔

سبھاش چندر بوس نیشنل کانگریس کے اہم رہنما تھے۔ وہ دو مرتبہ کانگریس کے صدر رہ چکے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انگلستان دوسری عالمی جنگ میں اُلجھا ہوا ہے۔ اس بات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے بھارت میں تحریک کو تیز کردیا جائے اور اس کام میں انگلستان کے دشمنوں سے مدد بھی لی جائے۔ اس کے متعلق قومی جماعت کے سربرآوردہ رہنماؤں سے ان کا اختلاف ہوا۔ نتیجتاً انھوں نے کانگریس کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور عوام کو اپنے خیالات سے آگاہ کرنے کے لیے 'فارورڈ بلاک' نامی تنظیم قائم کی۔

سبھاش چندر بوس اپنی تقریروں کے ذریعے عوام کو انگریز حکومت کے خلاف بغاوت پر اُکسانے لگے۔ اس لیے حکومت نے انھیں گرفتار کرکے قید کردیا۔ جیل میں انھوں نے بھوک ہڑتال شروع کردی جس کی وجہ سے حکومت نے انھیں رہا کرکے ان کے گھر میں نظر بند کردیا۔ وہ وہاں سے بھیس بدل کر فرار ہوگئے۔ اپریل ۱۹۴۱ء میں وہ جرمنی پہنچے۔ وہاں انھوں نے 'فری انڈیا سینٹر' قائم کیا۔ جرمنی کے برلن ریڈیو اسٹیشن سے انھوں نے بھارت کی عوام کو آزادی کی خاطر مسلح لڑائی میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ اسی دوران راس بہاری بوس نے انھیں جاپان آنے کی دعوت دی۔

آزاد ہندفوج کا قیام : راس بہاری بوس ۱۹۱۵ء سے جاپان میں قیام پذیر تھے۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں مقیم محبّ وطن بھارتیوں کو متحد کرکے انھوں نے 'انڈین اِنڈیپنڈنس لیگ' نامی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۴۲ء کے نصف اوّل میں جاپان نے جنوب مشرقی ایشیا کے انگریز مقبوضات کو فتح کرلیا۔ اس وقت انگریز فوج کے ہزاروں بھارتی سپاہی اور افسران جاپان کے ہتھّے چڑھ گئے۔ جنگ کے خاتمے کے بعد راس بہاری بوس نے کیپٹن موہن سنگھ کی مدد سے ان بھارتی سپاہیوں کی ایک پلٹن تیار کی اور اسے 'آزاد ہندفوج' کا نام دیا۔ آگے چل کر سبھاش چندر بوس نے اس فوج کی قیادت کی۔

راس بہاری بوس

اکتوبر ۱۹۴۳ء میں سبھاش چندر بوس نے سنگاپور میں آزاد ہند حکومت قائم کی۔ شاہ نواز خان، جگناتھ بھوسلے، ڈاکٹر لکشمی سوامی ناتھن، گروبخش سنگھ ڈھلون، پریم کمار سہگل وغیرہ ان کے قریبی اور اہم ساتھی تھے۔ کیپٹن لکشمی سوامی ناتھن عورتوں کی رجمنٹ 'جھانسی کی رانی' کی سربراہ تھیں۔ سبھاش چندر بوس نے بھارت کے عوام سے 'تم مجھے خون دو، میں تمھیں آزادی دوں گا' کی اپیل کی۔

آزاد ہندفوج کی بہادری : ۱۹۴۳ء میں جاپان نے اندمان اور نکوبار جزائر فتح کرکے آزاد ہند حکومت کے حوالے کردیے۔ سبھاش چندر بوس نے ان کا نام بالترتیب 'شہید' اور 'سوراج' رکھا۔ ۱۹۴۴ء میں آزاد ہندفوج نے میانمار کے اراکان علاقے پر قبضہ کرلیا۔ آسام کی مشرقی چوکیوں پر فتح پائی۔ اس دوران آزاد ہندفوج کو جاپان سے ملنے والی مدد بند ہوگئی جس کی وجہ سے اِمپھال کی مہم ادھوری رہ گئی۔ ان ناسازگار حالات میں بھی آزاد ہندفوج ثابت قدمی سے لڑتی رہی مگر اسی دوران جاپان نے ہتھیار ڈال دیے۔ ۱۸؍اگست ۱۹۴۵ء کو ایک طیارہ حادثے میں سبھاش چندر بوس کی موت ہوگئی۔ اسی وجہ سے آزاد ہندفوج کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔

بعد میں آزاد ہندفوج کے افسران پر انگریز حکومت نے حکومت سے بغاوت کا الزام لگایا۔ جواہر لال نہرو، بھولا بھائی دیسائی، تیج بہادر سپرو جیسے مشہور ماہرینِ قانون نے ان افسران کا دفاع کیا لیکن فوجی عدالت نے ان افسروں کو مجرم قرار دے کر عمرقید کی سزا دی۔ اس وجہ سے بھارت کے عوام میں انگریز حکومت کے خلاف اشتعال اور بے اطمینانی پھیل گئی۔ مجبوراً فوجی

عدالت میں دی گئی سزائیں رد کرنا پڑیں۔

بھارتی بحریہ اور فضائیہ کی شورش : آزاد ہند فوج کی تحریک سے بحری اور فضائی بیڑے میں انگریز حکومت کے خلاف بے اطمینانی پیدا ہوگئی۔ اس کا اظہار ۱۸ رفروری ۱۹۴۶ء کو 'تلوار' نامی برطانوی جنگی جہاز پر ہوا۔ سپاہیوں نے بحری جنگی جہاز پر ترنگا لہرایا۔ برطانوی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ انگریز حکومت نے فوج بھیج کر سپاہیوں پر گولیاں برسائیں۔ بھارتی سپاہیوں نے بھی جواباً گولیاں برسائیں۔ ممبئی کے عوام اور مزدوروں نے سپاہیوں کی حمایت کی۔ آخرکار سردار ولبھ بھائی پٹیل کی ثالثی سے سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ممبئی کے بحری سپاہیوں کی حمایت میں دلّی، لاہور، کراچی، انبالا، میرٹھ وغیرہ علاقوں کی فضائیہ کے افسران نے ہڑتال کردی۔ یہ شورش حکمرانوں کے خلاف انتہائی شدید جذبات کی مظہر تھی۔ اس طرح ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶ء کے درمیان بھارت میں انگریز حکومت کی بنیادیں ہل گئیں۔ 'بھارت چھوڑ' تحریک سے بھارت کے عوام کا برطانیہ کی مخالفت کا زبردست اظہار ہوا۔ بری، بحری اور فضائی افواج انگریز حکومت کے مضبوط ستون تھے۔ وہ بھی برطانیہ مخالف ہوگئے۔ ان تمام واقعات سے انگریز حکمرانوں کو اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ اب بھارت پر زیادہ عرصے تک اپنا اقتدار قائم رکھنا ممکن نہیں ہے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

(اندمان اور نکوبار ، اگست کرانتی ، وِنوبا بھاوے)

۱۔ انفرادی ستیہ گرہ کے پہلے ستیہ گرہی.................تھے۔

۲۔ ۱۹۴۲ء کی ملک گیر تحریک کو.................کہا جاتا ہے۔

۳۔ نومبر ۱۹۴۳ء میں جاپان نے.................جزائر فتح کرکے آزاد ہند فوج کے سپرد کردیا۔

(۲) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ نومبر ۱۹۳۹ء میں قومی جماعت (انڈین نیشنل کانگریس) کی صوبائی وزارتی مجلسوں نے استعفیٰ دے دیا۔

۲۔ آزاد ہند فوج کو ہتھیار ڈالنا پڑا۔

۳۔ متوازی حکومت عوام کی نمائندہ بن گئی۔

(۳) دی گئی جدول مکمل کیجیے۔

تنظیم	بانی
فارورڈ بلاک	....
انڈین انڈیپنڈنس لیگ	....
طوفان سینا	....

(۴) مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ شریش کمار کی کارکردگی آپ کے لیے کس طرح محرک ہے؟

۲۔ برطانیہ کے وزیر اعظم وِنسٹن چرچل نے اسٹیفورڈ کرپس کو بھارت کیوں روانہ کیا؟

۳۔ قومی جماعت کے اہم رہنماؤں کی گرفتاری کی خبر ملک بھر میں پھیلنے کے کیا اثرات ہوئے؟

سرگرمی

۱۔ آزاد ہند فوج کی لڑائیوں کا زمانی خط بنایئے۔

۲۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ۱۹۴۲ء کی بھارت چھوڑو تحریک کی تصاویر جمع کرکے اُن کی نمائش کیجیے۔

A439HP